اِسلامی پردہ
(سوالاً جواباً)
صفحات 37
شیخ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبِلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی
دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر عِلم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما! اے عَظمت اور بزرگی والے!

(مُستَطرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)

طالبِ غم مدینہ بقیع و مغفرت
۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ: اسلامی پردہ

پہلی بار: شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ، مارچ 2023ء تعداد: 100000 (ایک لاکھ)

ناشِر: مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی۔

کتاب کے خریدار متوجّہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نُمایاں خرابی ہو یا صَفْحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃُ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ، اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

اسلامی پردہ (سوالاً جواباً)

یاربَّ المصطفٰی! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن 35 صَفْحات کا رسالہ ''اسلامی پردہ (سوالاً جواباً)'' پورا پڑھ یا سُن لے اُس کو شَرم وحیا کے خزانے سے مالا مال کر اور بے حساب مغفِرت سے مُشرَّف فرما۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بی بی عائشہ کی سوئی (واقعہ)

اُمُّ الْمُؤمِنِین (یعنی تمام مسلمانوں کی امّی جان) حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سَحَری کے وَقْت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک سُوئی گرگئی اور چراغ بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے آئے۔ چِہرۂ مُبارک کی روشنی سے سارا گھر روشن ہوگیا حتّٰی کہ سُوئی مل گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کا چِہرۂ مُبارک کتنا روشن ہے! نُور والے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وَیۡلٌ لِّمَنۡ لَّا یَرانِیۡ یَوۡمَ الۡقِیامَۃِ۔ یعنی: اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جو مجھے قِیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔'' عَرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا: وہ بَخیل (یعنی کنجوس) ہے۔ پوچھا: ''بَخیل

کون؟'' ارشاد فرمایا: ''اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ بِاسْمِیْ۔ یعنی: جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا۔'' (القول البدیع ص ۳۰۲، شرف المصطفی ج ۲ ص ۱۰۳)

سُوزنِ گمشدہ ملتی ہے تبسّم سے ترے
شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا (ذوقِ نعت ص ۲۵)

الفاظ ومعانی: سُوزن: سُوئی۔ گمشدہ: گُمی ہوئی۔ تبسُّم: مسکراہٹ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لباس کے دھاگے کی بَرَکت (واقعہ)

سُوال: اسلامی پردہ کرنے والی کسی بُزُرگ خاتون کا واقِعہ سنا دیجئے کہ ایمان تازہ ہو۔

جواب: ایک بار دہلی میں سخت قَحط سالی (یعنی بارش نہ ہونے کے سبب اَناج کی تنگی) ہوئی، لوگوں کی بَہُت دُعاؤں کے باوُجود بارِش نہ ہوئی۔ حضرت نِظامُ الدّین ابُوالْمُؤَیّد رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہا کے **کپڑے کا ایک دھاگا** ہاتھ میں لے کر دُعا کی: ''یا **اللہ**! یہ اُس خاتون کے **دامَن کا دھاگا** ہے جس خاتون پر کبھی کسی نامَحْرَم کی نظر نہ پڑی، **میرے مولیٰ!** اِسی کے صَدَقے رَحْمت کی بارِش برسا دے۔'' ابھی دُعا خَتْم بھی نہ ہوئی تھی کہ فوراً بارِش شُروع ہوگئی۔ (اخبار الاخیار ص ۲۹۴) **اللّٰہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ عُلَمائے کرام عورتوں کو ”چار دیواری“ میں بٹھا دینا چاہتے ہیں!

جواب: اِس میں عُلَمائے کرام کا اپنا کوئی ذاتی مَفاد نہیں، یہ دنیا کے کسی عالِمِ دین کا نہیں، خود ربُّ الْعٰلَمِین کا سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 33 میں فرمانِ عالی شان ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہِلیَّت کی بے پردَگی۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

”تفسیرِ صراطُ الْجِنان“ جلد 8 صَفْحَہ 19 پر اس مُبارَک آیت کی تفسیر میں ہے: یعنی اے میرے حبیب صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اَزْواج! (یعنی بیویو!) تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو (اور شَرْعی اجازت کے بغیر گھروں سے باہَر نہ نِکلو) یاد رہے کہ اس آیَت میں خِطاب اگرچِہ اَزْواجِ مُطَہَّرات (یعنی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی پاک بیویوں) رضی اللہ عَنْهُنَّ کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخِل ہیں۔ (روح البیان ج۷ ص۱۷۰)

خدا کی قسم! دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی (واقِعہ)

اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عَنْهُنَّ نے اس حُکْمِ الٰہی پر کس حد تک عمل کیا، اس کی ایک جَھلک دیکھئے۔ چُنانچِہ امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ اُمُّ الْمؤمنین

(یعنی تمام مسلمانوں کی امّی جان) حضرتِ سَودَہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نہ حَج کرتی ہیں اور نہ عُمْرہ؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے حَج بھی کیا ہے اور عُمْرہ بھی کیا ہے اور اللہ پاک نے مجھے حُکْم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں، **اللہ پاک کی قَسَم! میں دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی۔** راوِی (یعنی اس واقِعے کو سُن کر بتانے والے) کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! وہ اپنے دروازے سے باہر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ کا جَنازہ ہی نِکلا۔ (تفسیر ثعلبی ج ٨ ص ٣٤، تفسیر درّ منثور ج ٦ ص ٥٩٩) **اللہ ربُّ العِزّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! اِس واقِعے سے وہ خواتین بھی دَرْس حاصِل کریں، جو بازار وغیرہ میں لوگوں کے رَش کے اندر اور طَواف وسَعی وغیرہ میں نہایت بے باکی کے ساتھ مَردوں کے ہُجُوم میں داخِل ہو جاتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کیا آج کل پردہ ضَروری نہیں؟

سُوال: ''آج کل پردہ ضَروری نہیں۔'' ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کہنا نہایت ہی سَخْت بات ہے۔ اس قِسم کے الفاظ سے مُطْلَقاً (یعنی یقینی اور پورا پورا) پردے کے فَرْض ہونے کے اِنکار کا اِظْہار ہوتا ہے اور **مُطْلَقاً پردے کے فرض ہونے کا اِنکار کُفْر ہے،** البتّہ اگر کوئی پردے کو فرض تو مانتا ہے مگر پردے کی کسی خاص نَوعِیَّت (یعنی

مخصوص طرز) کا اِنکار کرتا ہے جس کا تعلُّق قطعیاتِ دین سے نہیں تو پھر حکمِ کفر نہیں۔

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی (واقعہ)

حضرتِ بی بی اُمِّ خَلَّاد رضی اللہ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا، ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کے لیے چِہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وَقْت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔ (ابوداؤد ج۳ ص۹ حدیث۲۴۸۸)

اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

سُبْحٰنَ اللہ! **اللہ** پاک کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی صَحابِیّہ کے اِس واقِعے سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنے یہاں شادی غمی کی تقریبات ہوں یا بیماری کے حالات ہوں یا مَیِّت کے مُعامَلات، ہر موقع پر **اللہ** پاک کے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے اَحْکامات پر عمل کرتے ہوئے **اسلامی پردے** کا پورا پورا خیال رکھنا ضَروری ہے، شیطان لاکھ مجبوریاں ذِہن میں بٹھانے کی کوشش کرے، اسلامی بہنیں ہرگز شریعت وسُنَّت کا دامَن نہ چھوڑیں۔

سَرورِ دیں! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش ص۱۵۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

کیا دِل کا پردہ کافی ہے؟

سُوال: بعض عورتیں کہتی ہیں: ''فقط دل کا پردہ ہونا چاہئے۔'' اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ شیطان کا بہُت بڑا اور بُرا وار ہے اور اِس ناپاک قول میں اُن قرانی آیات کے اِنکار کا پہلو ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حُکم دیا گیا ہے، مَثَلاً پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیّت کی بے پردگی۔

اِسی سورت کی آیت 59 میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّؕ

آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں۔

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت 31 میں ہے:

وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ

آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اور اپنی زینت نہ دکھائیں۔

جو جسم کے پردے ہی کا اِنکار کرے اور کہے کہ "صِرف دل کا پردہ ہونا چاہیے" اُس کا ایمان جاتا رہا۔ مگر ایسا کہنے (یعنی کافِرہ مرتدّہ ہو جانے) کے باوُجود نِکاح سے نہ نکلی، اور نہ اُسے رَوا (یعنی جائز) کہ بعدِ قبولِ اسلام کسی دوسرے سے نِکاح کرلے، ہاں (چونکہ وہ اپنے اِرْتداد یعنی ایمان برباد ہو جانے کے سبب اپنے شوہر پر حرام ہو چکی ہے لہٰذا) بعدِ قبولِ اسلام، سابِقہ (یعنی پچھلے) شوہر ہی سے تجدیدِ نِکاح (یعنی نئے سرے سے نکاح کرنے) پر مجبور کی جائے گی۔ اگر کسی کی مُریدنی تھی تو اُس کی بَیعَت ٹوٹ چکی تھی قبولِ اسلام کے بعد اگر مُرید ہونا چاہے تو سابِقہ (یعنی پہلے والے) پیر صاحب ہی سے بَیعَت کرنا ضَروری نہیں کسی بھی جامعِ شرائط (یعنی مُرشِد بننے کے لائق) پیر سے بَیعَت ہوسکتی ہے۔ البتّہ اگر کوئی پردے کے فرض ہونے کو مانے مگر پردے کی کسی ایسی خاص نوعِیّت (یعنی مخصوص طرز) کا اِنکار کرے جس کا تعلُّق "قطعِیّاتِ دین" سے نہیں تو پھر حُکمِ کُفْر نہیں۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تجدیدِ ایمان کا طریقہ

سُوال: تجدیدِ ایمان (یعنی نئے سرے سے ایمان لانے) کا طریقہ بتا دیجئے۔

جواب: جس کُفْر سے توبہ کرنی ہے وہ اُسی وَقْت مقبول ہوگی جبکہ وہ اُس کُفْر کو کُفْر تسلیم کرتا (یعنی مانتا) ہو اور دل میں اُس کُفْر سے نفرت و بیزاری بھی ہو، جو کُفْر سرزد ہوا توبہ میں اُس کا تذکرہ بھی ہو۔ مَثَلاً جس نے جسم کے پردے کا مکمَّل انکار کرتے (یا ذِہن میں رکھتے) ہوئے

کہا: ''صِرْف دل کا پردہ ہوتا ہے'' وہ اِس طرح کہے: **یااللہ پاک!** میں نے جو یہ کہا کہ ''صِرْف دل کا پردہ ہوتا ہے۔'' **میں اِس کُفْر سے توبہ کرتا (یا کرتی) ہوں۔** میں گواہی دیتا (یا دیتی) ہوں ''**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **اللہ** پاک کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں **محمد** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم **اللہ** پاک کے رسول ہیں)'' اِس طرح مخصوص **کُفْر** سے توبہ بھی ہوگئی اور **تجدیدِ ایمان** (یعنی نئے سرے سے ایمان لانا) بھی۔ اگر **مَعَاذَاللہ** کئی **کُفْرِیات** بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے: ''**یااللہ پاک! مجھ سے جو جو کُفْرِیّات صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔**'' پھر کلمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا تَرجَمہ معلوم ہے تو زَبان سے تَرجَمہ دُہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ **کُفْر** بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر اِحتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہئے: ''**یااللہ پاک! اگر مجھ سے کوئی کُفْر ہو گیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں۔**'' یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیجئے۔

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

سُوال: تجدیدِ نِکاح کیسے کیا جائے؟

جواب: تجدیدِ نِکاح کا معنٰی ہے: ''نئے مَہر سے نیا نِکاح کرنا۔'' اِس کیلئے لوگوں کو اِکٹّھا کرنا ضَروری نہیں۔ نِکاح نام ہے اِیجاب وقَبول کا۔ ہاں بوقتِ نِکاح بَطورِ گواہ کم از کم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورَتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ خُطْبۂ نِکاح شَرْط نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ خُطْبہ یاد نہ ہو تو **اَعُوْذُ بِاللہ** اور **بِسْمِ اللہ** شریف کے بعد **سورۂ فاتِحہ** بھی

پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس دِرْہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 مِلی گرام چاندی) یا اُس کی رقم مَہْر واجِب ہے۔ مَثَلاً آپ نے پاکستانی 1200 روپے اُدھار مَہْر کی نیّت کر لی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مَہْر مُقرّر کرتے وَقت بیان کردہ چاندی کی قیمت 1200 پاکستانی روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودَگی میں آپ "اِیجاب" کیجئے یعنی عورت سے کہیے: "میں نے 1200 پاکستانی روپے مَہْر کے بدلے آپ سے نِکاح کیا۔" عورت کہے: "میں نے قبول کیا۔" نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خُطبہ یا سورۂ فاتِحہ پڑھ کر "اِیجاب" کرے اور مرد کہے: "میں نے قبول کیا" نکاح ہو گیا۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مَہْر مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مرد بِلا حاجتِ شَرعی عورت سے مَہْر معاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔ یاد رہے! نکاح باقی ہوتے ہوئے اُسی بیوی سے صِرْف احتیاطی نکاح کرنے میں مَہْر واجِب نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ "بہارِ شریعت" میں ہے: اگر مَحْض اِحتیاطاً تجدیدِ نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مَہْر واجِب نہ ہوا۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ٦٧)

دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر بھی ٹھیک ہو جاتا

حقیقت تو یہ ہے کہ انسان کا "ظاہِر" اُس کے دل کا نمائندہ (Representative) ہے، دل اچھا ہو گا تو اس کا اَثَر خارِج میں (یعنی باہر) بھی ظاہِر ہو گا، لٰہذا پردہ وُہی کرے گی جس کا دل اچھا اور اللہ کی اِطاعت کی طرف مائل ہو گا۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ

فرماتے ہیں: یہ خیال کہ ''باطِن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہر کیسا ہی ہو''، مَحض باطِل (یعنی بالکل غَلَط) ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ ''اِس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔''

(فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علیٰ محمَّد

غیر مرد و عورت کا ہاتھ ملانا

سُوال: نامَحْرم مرد و عورت کا آپس میں ہاتھ مِلانا کیسا؟

جواب: دونوں گُناہ گار و عذابِ نار کے حق دار ہیں۔ حضرتِ فقیہ ابُو اللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نَقْل فرماتے ہیں: دُنیا میں اَجْنَبِیَّہ عورت (یعنی نامُحرمہ) سے ہاتھ ملانے والا قِیامت کے دن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے ہاتھ اُس کی گردن میں آگ کی زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوں گے۔

(قرۃ العیون مع روض الفائق ص۳۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علیٰ محمَّد

سر میں لوہے کی کیل

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم: ''تم میں سے کسی کے سَر میں لوہے کی کیل کا ٹھونک دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حَلال نہیں۔''

(مُعْجَم کبِیر ج۲۰ ص۲۱۱ حدیث ۴۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علیٰ محمَّد

اجنبی واَجْنَبِیَّہ کسے کہتے ہیں؟

سُوال: اجنبی واَجْنَبِیَّہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر وہ مرد و عورت ایک دوسرے کے حق میں اجنبی واَجْنَبِیَّہ کہلاتے ہیں جن کا آپس میں نِکاح ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو۔ ایسے مرد کو نامَحْرَم یا غیر مرد اور ایسی عورت کو نامَحْرَمہ یا غیر عورت بھی کہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دنیا بہُت آگے نکل چکی ہے!

سُوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے: دنیا بہُت آگے نکل چکی ہے، پردے کے مُعاملے میں اِس قدر سختی نہیں کرنی چاہئے۔

جواب: اللّٰہ پاک کے سب سے آخری نبی، مُحمّدِ عَرَبی صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا کوئی بھی حُکم ایسا نہیں جو مسلمان پر اُس کی طاقت سے زیادہ ہو۔ اللّٰہ پاک کا پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ کی آیت 286 میں فرمانِ عالی شان ہے:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اللّٰہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کیا اسلامی پردہ ترقّی میں رُکاوٹ ہے؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں: غیر مسلم بہُت آگے نکل چکے ہیں، پردے پر سَخْتی مسلمانوں کی ترقّی میں رُکاوٹ ہے!

جواب: خدا کی پناہ! اگر سچ پوچھو تو مسلمانوں کی ترقّی میں پردہ نہیں، بے پردَگی رُکاوٹ ہے! جی ہاں، جب تک مسلمانوں میں شَرم وحَیا اور پردے کا دَور دَورہ رہا تب تک وہ فتوحات پر فتوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ دنیا کے بے شُمار مَمالِک پر پرچمِ اسلام لہرانے لگا۔ پردہ نشین ماؤں نے بڑے بڑے بہادُر جرنیل، سِپہ سالار، عظیم حکمران، بہترین عُلَمائے دین واَولیائے کاملین کو جَنم دیا۔ تمام اُمَّہاتُ الْمؤمِنین وصحابیات رضی اللہ عَنْھُنَّ باپردہ تھیں، حَسَنَینِ کَرِیْمَین رضی اللہ عنھما کی پیاری امّی جان، جنّت کی عورتوں کی سردار، بی بی فاطِمہ زَہرا رضی اللہ عنھا باپردہ تھیں، سرکارِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ علیہ کی پیاری امّی جان اُمُّ الْخَیر فاطِمہ رَحمۃُ اللہِ علیھا باپردہ تھیں۔ اَلْغَرَض جب تک پردہ قائم تھا اور باحَیا خواتین چادر و چاردیواری کے اندر تھیں، مسلمان خوب ترقّی کرتا رہا۔ آہ! آج کا نادان مسلمان T.V. اور YOU TUBE وغیرہ پر فلمیں ڈِرامے چلاکر، بے ہودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت داڑھی کو مُنڈا کر یا ایک مُٹّھی سے گَھٹا کر، خلافِ سنّت فینسی لِباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، میک اَپ کروا کر بے پردہ بیوی کو غیر مَردوں بھری تفریح گاہ (Amusement Park) وغیرہ میں

لے جا کر، اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی خاطر غیر مسلموں کے حوالے کروا کر نہ جانے کس قسم کی ترقّی کا مُتلاشی (یعنی تلاش کرنے والا) ہے! ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں ۔ اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا

پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟ ۔ کہنے لگیں: وہ عقل پہ مَردوں کی پڑ گیا

(اکبرالٰہ آبادی)

حقیقت میں کامیاب کون؟

افسوس صد کروڑ افسوس! آج بے شُمار مسلمان جھوٹ، غیبت، تُہمت، خِیانت، بدکاری، شراب نوشی، جُوا، فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے وغیرہ کے گُناہ بے باکانہ کئے جا رہے ہیں، کئی مسلمان عورتوں نے **مَردوں کے شانہ بہ شانہ** (یعنی ساتھ ساتھ) چلنے کی دُھن میں حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عُریاں (یعنی آدھے ننگے) غَراروں، مَردانہ طَرز کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، تفریح گاہوں، ہوٹلوں اور نائٹ کلبوں وغیرہ میں اپنی آخرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ **خدا کی قسم!** اس رَوِش (یعنی طور طریق) میں نہ حقیقی ترقّی ہے نہ کامیابی، ترقّی صِرف وصِرف **اللہ** پاک اور اس کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمّدِ عَرَبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اِس مختصر ترین زندگی کو سنّتوں کے مُطابِق گزار کر ایمان سَلامت لئے قَبْر میں جانے اور جہنّم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنّت پانے میں ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن** کی

آیت 185 میں ارشادِ خدائے رحمٰن ہے:

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: تو جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنّت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔

جہنّم میں عورتوں کی کثرت

عورتوں میں بے پردَگی اور دیگر گُناہوں کی آلودَگی ہونا انتہائی تشویشناک ہے، خدا کی قسم! جہنّم کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہوسکے گا۔ ''صحیح مُسلِم'' میں ہے: **حُضُور نبیِ کریم** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ''میں نے جہنّم میں دیکھا کہ عورَتیں زِیادہ ہیں۔'' (مُسلِم ص۱۱۲۳ حدیث۶۹۳۸)

''مِرآت شریف'' میں اس حدیثِ پاک کی شَرح میں ہے: اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ عورتیں ناشُکری (اور) بے صَبری زیادہ ہیں، عورت بگڑ کر سارے گھر کو بگاڑ دیتی ہے اور سنبھل کر سارے گھر کو سنبھال لیتی ہے، بچّے کا پہلا مَدرَسہ ماں کی گود ہے۔ (مرآت ج۷ ص۶۰)

شوہر کی نافرمان بیوی جہنّمی ہے

''**بُخاری شریف**'' میں ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میں نے جہنّم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی۔'' تو صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں زیادہ جہنّمی ہوگئیں؟ تو حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اس کا سبب یہ ہے کہ عورتیں شوہر کی ناشکری اور اِحسان فراموشی کرتی رہتی ہیں، اگر تم ان (یعنی عورتوں) سے عُمر بھر تک بھلائی کرو، پھر تمہاری طرف سے کچھ ذرا سی بات

دیکھ لیں تو (شوہر سے) کہیں کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہ دیکھی۔'' (بخاری ج۳ص۴۶۳ حدیث۵۱۹۷ ملخصاً)

اے اسلامی بہن کان لگا کر سُن!

حیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے برہم

وُہی ہے راہ ترے عزم و شوق کی منزِل جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقشِ قدم

ترِی حیات ہے کردارِ رابعہ بصری

ترے فسانے کا موضوع عصمتِ مریم

بے غیرتی کی انتہا

غیر مسلموں کی ''اُلٹی ترقّی'' کی رِیس کرتے ہوئے بے پردَگی اور بے حیائی کا بازار گرم کرنے والے لوگ ذرا غور کریں! ان کے اپنے اور ان الٹی ترقّی والے غیر مسلموں سے مُتأَثِّر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رَقْص گاہوں (یعنی ناچ گھروں) میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی بہو بیٹیوں کو غیر مَردوں کے ساتھ دیکھتے ہیں اور ٹَس سے مَس نہیں ہوتے بلکہ بسا اوقات فَخْر سے اِتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پردہ اور فیشن ایبل عورَتوں کے بارے میں حیا سوز خبریں آئے دن اَخبارات میں چھپتی ہیں۔

سترّ ہزار (70,000) ''غیر قانونی بچّے''

دوسری جنگِ عظیم میں ایک غیر اسلامی مُلک کے سپاہی اپنے دوست ایک غیر مسلم مُلک کی مدد کے نام پر چند سال اُسی مُلک میں ٹھہرے اور خوب ''گندے کام'' کئے، جب گئے

تو گورنمنٹ کے اَعْداد و شُمار (Statistics) کے مُطابِق ستّر ہزار (70,000) "بچّے" چھوڑ کر گئے! بعض غیر اسلامی ملکوں میں کئی سال پرانے سَروے کے مُطابِق "غیر قانونی بچّوں" کی شرحِ پیدائش ساٹھ فی صد (60٪) سے بھی مُتَجاوِز ہو (یعنی بڑھ) گئی ہے اور "کنواری ماؤں" کی تعداد میں ہوش رُبا اِضافہ ہو رہا ہے! طلاقوں کی کثرت ہے، گھروں میں سُکون کی دولت نہیں مِلتی، میاں بیوی میں اعتِماد مَفْقود (یعنی غائب) ہے، میاں بیوی میں سچی مَحبّت نہیں رہی، برداشت اور ایثار کا جَذبہ خَتْم ہو چُکا ہے، کوئی بات کسی کی مرضی کے خلاف ہو گئی جھٹ **طلاق** حاصِل کر لی۔ غور فرمایئے! میاں بیوی کی ذِہنی ہم آہنگی (یعنی ایک رائے ہونا) جو کہ مُعاشرے کی خِشْتِ اَوّل (یعنی پہلی اینٹ) ہے اور مُحکَم اَساس (یعنی مَضْبوط بُنیاد) بھی یِہی ہے کہ جس پر مُعاشرے کا مَحَل تعمیر کیا جا سکتا ہے، اگر یہ بُنیاد ہی کمزور ہو گی تو صِحّت مند مُعاشرہ کیسے تعمیر ہو گا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلام نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اُن ہی میں ہمارا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں ہمارا نُقصان ہی نُقصان ہے۔ یہ دین ہمیشہ تک کے لئے ہے اِس لئے کوئی ایسا وَقْت نہیں آسکتا کہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہر حال میں حلال ہو جائیں یا ان پر مُرتَّب ہونے والے نُقصانات خَتْم ہو جائیں۔

اُٹھا کر پھینک دے اللہ کے بندے

نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

اسلامی پردہ کرنے میں جھجک ہوتی ہو تو۔۔۔

سُوال: ماحول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے، اسلامی پردہ کرتے ہوئے جھجک محسوس ہوتی ہے، کیا کیا جائے؟

جواب: اسلامی پردہ ترک نہ کیا جائے کہ یہ نہایت عظیم نیکی ہے اور بے پردگی سخت گُناہ۔ پردہ کرنے میں جتنی تکلیف زِیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم زیادہ ملے گا۔ کہا گیا ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا۔ یعنی "افضل ترین عِبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔" (کَشْفُ الْخِفاء ج ١ ص ١٤١) امام شَرَفُ الدّین نَوَوی (نَ۔وَ۔وی) رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "عِبادت میں مَشَقَّت اور خَرچ زیادہ ہونے سے ثواب وفضیلت میں بھی اِضافہ ہوجاتا ہے۔" (شرح صحیح مسلم للنووی ج ٤ جزء ٨ ص ١٥٢) حضرتِ عُمَر بن عبدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "افضل ترین عمل وہ ہے جس کیلئے نفسوں کو مجبور ہونا پڑے۔" (محاسبة النفس لابن ابی الدنیا ص ٨٢ رقم ١١٣) حضرتِ ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "جو عمل دنیا میں جس قَدَر دشوار ہوگا بروزِ قِیامت میزانِ عمل (یعنی اعمال تولنے کے ترازو) میں اُسی قَدَر وَزن دار ہوگا۔" (تذکرة الاولیاء ص ٩٦ مُلَخصاً) ہاں اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ (یعنی بُرائی) ہو تو کیا کہہ سکتے ہیں! حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ "نُورُ الْعِرفان" صَفْحَہ 318 پر فرماتے ہیں: "جس کو گُناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری، سمجھو اُس کے دل میں نِفاق ہے، اللہ پاک محفوظ رکھے۔" اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ! (واقعہ)

سُوال: کہتے ہیں: حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اُن کے کفن پر بھی کسی غیر مرد کی نَظَر پڑنا پسند نہیں تھا!

جواب: بے شک، ایسا ہی تھا، جنّت کی عورتوں کی سردار، حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا نے حضرتِ بی بی اَسما بِنتِ عُمَیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''مجھے وہ طریقہ اچّھا نہیں لگتا کہ عورت کے جَنازے پر اُوپر سے ایک کپڑا ڈال کر لے جاتے ہیں۔'' یہ سُن کر انہوں نے کہا: میں نے ''حَبَشہ'' (موجودہ نام ایتھوپیا) میں دیکھا ہے کہ جَنازے پر دَرَخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈَولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کَھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا کو دکھایا۔ حضرتِ خاتونِ جنّت رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''یہ کتنا اچّھا طریقہ ہے'' (جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازے کو اسی طرح ڈھانپ کر لے جانا)۔ (حلیۃ الاولیاء ج۲ص۵۳ قول نمبر ۱۴۰۵ سے خلاصہ)

سُبْحٰنَ اللہ! حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا کے پردے کے جذبے کی بھی کیا بات ہے! کسی نے کتنا پیارا شِعْر کہا ہے: ؎

چو زَہرا باش از مخلوق رُو پوش
کہ دَر آغوشِ شبیرے بہ بینی

(یعنی حضرتِ فاطِمہ زَہرا رضی اللہ عنہا کی طرح پرہیز گار و پردہ دار بنو تا کہ حضرتِ امامِ حُسین

رضی اللہ عنہ جیسی اولاد اپنی گود میں دیکھو۔ یعنی جو عورت حضرتِ فاطِمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز ہوگی اس کی اولاد حضرتِ امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کی غُلام ہوگی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

بی بی فاطِمہ کا پُلْ صِراط پر بھی پردہ

سُوال: حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا کو کیا اہلِ محشر بھی پُلْ صِراط سے گزرتے نہیں دیکھ سکیں گے؟

جواب: حضرتِ مولا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: **اللہ** پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب قِیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا: اے اہلِ مَحْشر! اپنی نگاہیں نیچی رکھو، تاکہ حضرت فاطِمہ (پُلْ صِراط سے) گُزر جائیں۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ج۲ ص۷۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟

سُوال: عورت کا میک اَپ کرنا، چُست یا باریک لِباس پہننا کیسا؟

جواب: گھر کی چار دیواری میں صِرْف اپنے شوہر کی خاطِر بیوی جائز طریقے پر میک اَپ کرسکتی ہے، شَرْعی اِجازت سے بھی گھر سے باہر نکلنے کیلئے عورت لالی پاؤڈر وغیرہ اور پھیلنے والی خوشبو نہ لگائے۔ مَعَاذَاللہ غیر مرد ہوں وہاں بَن ٹَھن کر بے پردہ نکلنا گُناہ ہے۔ باریک دوپٹّا جس سے سَر کے بالوں کی رنگت جَھلکے (یعنی ظاہر ہو) یا باریک کپڑے کی جُرابیں (یعنی

موزے) جس سے پاؤں کی پنڈلیوں کی کھال (یعنی SKIN) چمکے یا ایسے چست لباس میں ملبوس جس میں سینے کا اُبھار بہُت نُمایاں ہو غیر محرموں کے سامنے آنا جانا گُناہ ہے۔

بے پردہ اور بے حیا عورتوں کا انجام

"تفسیر صِراطُ الْجِنان" جلد 8 صَفْحَہ 22 تا 25 پر ہے: شَرم و حیا سے عاری (یعنی خالی) اور بے پردہ عورتوں کا دُنیوی انجام تو ہر کوئی مُعاشرے میں اپنی نِگاہوں سے دیکھ سکتا ہے کہ عزّت دار اور باحَیا طبقے میں ان کی کوئی قدر نہیں ہوتی، (گندی ذِہنیّت کے) لوگ انہیں اپنی ہوس بھری نگاہوں کا نشانہ بناتے ہیں، ان پر آوازیں کَستے اور ان سے چھیڑ خانی کرتے ہیں، لوگوں کی نظر میں ان کی حیثیَّت نَفْس کی خواہش اور ہوس پوری کرنے کا ذَرِیعہ ہونے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ ہوس پوری ہو جانے کے بعد وہ عورت سے لاتعلُّق ہو جاتے ہیں اور بہُت سے لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ ایسی عورت خود طرح طرح کے خطرناک اَمْراض کا شکار ہو جاتی ہے اور آخر کار عبرتناک موت سے دوچار ہو کر قَبْر کی اندھیری کوٹھڑی میں چلی جاتی ہے، یہ تو ان کا دُنیوی انجام ہے، اب یہاں ایسی عورتوں کا اُخْروی اَنْجام بھی سُنئے، چُنانچِہ

عورت کے جہنّم میں جانے کے بعض اسباب

حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنّمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے (اپنے زمانے میں) نہیں دیکھا (بلکہ وہ میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی) (۱) وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے

جن سے وہ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے[1] (۲) وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوُجود ننگی ہوں گی، مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، اُن کے سَر موٹی اُونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے، یہ نہ جنّت میں جائیں گی اور نہ اس کی خُوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خُوشبو بہُت دور سے آتی ہو گی۔

(مسلم ص ۹۰۶ حدیث ۵۵۸۲)

حدیثِ پاک کی شَرح

اس حدیثِ پاک میں عورتوں کے تین کام بیان ہوئے جن کی وجہ سے وہ جہنَّم میں جائیں گی، (۱) "لِباس پہننے کے باوُجود ننگی ہوں گی۔" یعنی اپنے بدن کا کچھ حصّہ چُھپائیں گی اور کچھ حصّہ ظاہر کریں گی تاکہ ان کا حُسن و جَمال ظاہر ہو یا اتنا باریک لِباس پہنیں گی جس سے ان کا جسم ویسے ہی نظر آئے گا تو یہ اگرچہ کپڑے پہنے ہوں گی لیکن دَرحقیقت ننگی ہوں گی۔ **(۲) "مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی۔"** یعنی لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل (یعنی مُتوجِّہ) کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں (یعنی رغبت کریں) گی یا دوپٹّا اپنے سَر سے اور بُرقع اپنے مُنہ سے ہٹا دیں گی تاکہ ان کے چہرے ظاہر ہوں یا اپنی باتوں یا گانے سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی **(۳) "ان کے سر موٹی اُونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے۔"** اس جُملے کی تَشریحات (یعنی وضاحتیں) تو بہُت ہیں

مدینہ

[1]: مطلب یہ ہے کہ وہ ظالم حُکّام یا ان کے کارندے کوڑے ساتھ لئے پھریں گے بات بات پر لوگوں کو اس سے مارا کریں گے۔ کسی نے اُنہیں سَلام نہ کیا یا ان کی تعظیم کے لئے نہ اُٹھا یا ان کے ظُلم کی تائید نہ کی اسے بے تحاشہ پیٹ دیا۔ (مراۃ المناجیح ج۵ ص۲۹۰)

لیکن بہتر تشریح (یعنی وضاحت) یہ ہے کہ وہ عورتیں راہ چلتے وقت شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اُونچی گردن سر اُٹھائے ہر طرف دیکھتی لوگوں کو گھورتی چلیں گی، جیسے اُونٹ کے تمام جسم میں (پیٹھ پر) کوہان اُونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اُونچے رہا کریں گے۔

(مرقاۃ المفاتیح ج۷ص۸۳-۸۴ تحت الحدیث ۳۵۲۴ ملخصاً)

آہ! بیان کی ہوئی تینوں چیزیں اب عورتوں میں موجود

اگر غور کیا جائے تو ان تینوں میں سے وہ کون سی ایسی صورت ہے جو ہمارے مُعاشرے کی عورتوں میں نہیں پائی جاتی، ہمارے غیب کی خبریں دینے والے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے صَدیوں پہلے جو خبر دی وہ آج حَرف بہ حَرف پوری ہوتی نظر آرہی ہے اور ہمارے مُعاشرے کی عورتوں کا حال یہ ہے کہ وہ لباس ایسے پہنتی ہیں جس سے ان کے جسم کا کچھ حصّہ ڈھکا ہوتا ہے اور کچھ ننگا ہوتا ہے، یا ان کا لباس اتنا باریک ہوتا ہے جس سے ان کے جسم کی رنگت صاف نظر آرہی ہوتی ہے، یا ان کا لباس جسم پر اتنا فٹ ہوتا ہے جس سے ان کی جسمانی ساخت (یعنی بناوٹ) نُمایاں ہو رہی ہوتی ہے تو یہ بظاہِر تو کپڑے پہنے ہوئی ہیں لیکن دَر حقیقت ننگی ہیں کیونکہ لباس پہننے سے مقصود جسم کو چُھپانا اور اس کی ساخت (یعنی بناوٹ) کو نُمایاں ہونے سے بچانا ہے اور ان کے لباس سے چونکہ یہ مَقصود حاصِل نہیں ہو رہا، اس لئے وہ ایسی ہیں جیسے انہوں نے لباس پہنا ہی نہیں اور ان کے چلنے، بولنے اور دیکھنے کا انداز ایسا ہوتا ہے جس سے وہ لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل (یعنی راغب) کر رہی ہوتی ہیں اور خود کا

حال بھی یہ ہوتا ہے کہ غیر مَردوں کی طرف بَہُت مائل ہوتی ہیں، دوپٹے ان کے سَر سے غائب ہوتے ہیں اور (بعض) بُرقعے پہننے والیاں نِقاب مُنہ سے ہٹا کر چلتی ہیں تاکہ لوگ ان کا چہرہ دیکھیں۔ ایسی عورتوں کو اللہ پاک کے عذاب اور جہنّم کی خوفناک سَزاؤں سے ڈرنا چاہیے۔ اللہ کریم ہماری عورتوں کو ہدایت اور عَقْلِ سلیم عطا فرمائے اور اپنی بگڑی حالت سدھارنے کی توفیق نصیب کرے، امین۔

دینِ اسلام عورت کی عِصْمت کا سب سے بڑا مُحافِظ ہے

یاد رہے کہ ایک باعِزّت اور حَیادار عورت کے لئے اس کی عِصْمت (یعنی پاک دامنی) سب سے قیمتی چیز ہے اور ایسی عورت کے نزدیک اپنی عِصْمت کی اَہَمِّیَّت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ اسے لُٹنے سے بچانے کے لئے اپنی جان تک قُربان کر دیتی ہے اور ہر عَقْل مند انسان یہ بات اچّھی طرح جانتا ہے کہ جو چیز جتنی زیادہ قیمتی ہوتی ہے اس کی حِفاظت کا اُتنا ہی زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے حتّٰی کہ ان تمام اسباب اور ذرائع کو خَتْم کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی جاتی ہے جو قیمتی ترین چیز کے لُٹنے کا سبب بن سکتے ہوں اور دینِ اسلام میں چونکہ عورت کی عِصْمت (یعنی پاک دامنی) کی اَہمیّت اور قَدْر انتہائی زیادہ ہے اس لئے دینِ اسلام میں اس کی حِفاظت کا بھی بھرپور اہتمام کیا گیا ہے، جیسے دینِ اسلام میں عورتوں کو ایسے اَحْکام دیئے گئے جن پر عَمَل نہ کرنا عورت کی عزّت کیلئے خطرناک ہوسکتا ہے، مثلاً عورتوں نیز مَردوں کو حُکْم دیا گیا کہ وہ اپنی نِگاہیں کچھ نیچی رکھیں، عورتوں سے فرمایا کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے مُنہ پر

ڈالے رکھیں، اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں، نیز دورِ جاہلیت میں جیسی بے پردگی ہوا کرتی تھی ویسی بے پردگی نہ کریں، زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں کہ ان کی اس زینت کا پتا چل جائے جو انہوں نے چھپائی ہوئی ہے، غیر مَردوں کو اپنی زینت نہ دکھائیں، اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں، غیر مرد سے کوئی بات کرنے کی ضَرورت پڑ جائے تو نَرْم و نازک لہجے اور انداز میں بات نہ کریں وغیرہ۔ پھر عورتوں کی عزّت وعَظمت بیان کرنے کیلئے قُرآن میں فرمایا گیا کہ جو لوگ پاک دامن عورت پر بدکاری کی تُہمت لگائیں اور اسے شَرعی طریقے سے ثابِت نہ کرسکیں تو انہیں اَسّی (80) کوڑے لگائے جائیں، ان کی گواہی کبھی نہ مانی جائے اور یہ لوگ فاسِق ہیں۔ انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں پر بدکاری کا بُہتان لگانے والوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے قِیامت کے دن بڑا عذاب ہے۔

"عورت کی آزادی" کا نعرہ لگانے والوں سے بچیں

ان اَحْکام سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام عورت اور اس کی عِصْمت (یعنی پاک دامنی) کا سب سے بڑا مُحافِظ ہے اور اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصِل کرنی چاہیے جو مسلمان کہلانے کے باوُجُود "چادر اور چار دیواری" کے تَقَدُّس کو پامال کرکے عورت کی آزادی کا نعرہ لگانے اور روشن خیالی کے نام پر عورت کو ہر جگہ کی زینت بنانے اور "حُقُوقِ نِسواں" کے نام پر ہر شعبے میں عورت کو مرد کے شانہ بشانہ (یعنی ساتھ ساتھ) کھڑا کرنے کی کوششیں کرکے عورتوں

سے کھیلنے کو آسان سے آسان تر بنانے میں مصروف ہیں اور ان عورتوں کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو اپنی عزّت و ناموس کے دشمنوں، بے عِلم دانشوروں کی چکنی چُپڑی باتوں سے مُتاَثِّر ہو کر خود کو خطرے پر پیش کرتی ہیں اور خود کو غیر مَحفوظ بناتی ہیں۔ اللہ پاک انہیں ہدایت اور عَقْلِ سلیم عطا فرمائے، امین۔ (صراط الجنان ج ۸ص ۴۲تا۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کیا پردہ نَشین لڑکی کی شادی نہیں ہوتی؟

سُوال: گھر والے پردہ کرنے سے یہ کہہ کر روکتے ہیں کہ ''کالج کی تعلیم سے مَحروم، فیشن پرستی سے دُور، سادہ اور اسلامی پردہ کرنے والی لڑکی کا رِشتہ نہیں ہوتا۔'' کیا یہ دُرُست سوچ ہے؟

جواب: یہ سوچ غَلَط ہے، لَوحِ مَحفوظ پر جہاں جوڑا لکھا ہوا ہے وہاں ہر حال میں شادی ہو کر رہے گی اور اگر نہیں لکھا تو لاکھ پڑھی لکھی اور فیشن کی پُتلی ہو دنیا کی کوئی طاقت شادی نہیں کروا سکتی، اور اگر مُقدَّر میں تاخیر ہے تو تاخیر (یعنی دیر) ہی سے شادی ہوگی۔ روزانہ نہ جانے کتنی ہی پڑھی لکھی فیشن کی مَتوالیاں اور کُنواریاں حادِثوں یا بیماریوں کے ذَرِیعے موت کے گھاٹ اُتر جاتیں اور کئی جوان لڑکیاں ساحِلِ سَمُندر پر تیراکی کے شوق میں ڈوب مرتی ہیں یا بے پردَگی اور فیشن پرستی کے باعث ''عشقِ مَجازی'' کے چکر میں خود کو پھنسا کر اور پھر مرضی کی شادی کی راہیں مَسدود (یعنی بند) پا کر خود کشی کی راہ لیتی ہیں! مسلمانوں کو ہر گز یہ غَلَط سوچ نہیں رکھنی چاہیے کہ بے پردَگی وغیرہ گناہوں کے ذرائع استِعمال کریں گے جبھی کام ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دیور بھابھی کا پردہ

سُوال: کیا عورت کا اپنے دیور (یعنی شوہر کے چھوٹے بھائی)، جیٹھ (یعنی شوہر کے بڑے بھائی)، بہنوئی، پھوپھا، خالو اور اپنے کزن یعنی خالہ، ماموں، تایا، چچا اور پھوپھی کے بیٹوں سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بلکہ ان سے تو پردے کے مُعاملے میں اِحتیاط زیادہ ہونی چاہئے کیوں کہ جان پہچان کے سبب جِھجک اُڑی ہوئی ہوتی ہے اور یوں ناواقِف آدمی کے مُقابلے میں کئی گنا زیادہ فِتنے کا خطرہ ہوتا ہے، مگر افسوس! آج کل ان سے پردہ کرنے کا ذِہن ہی نہیں رہا، اگر **اللہ** پاک کی کوئی نیک بندی پردہ کرنے کی کوشش کرے بھی تو بے چاری کو طرح طرح سے ستایا جاتا ہے۔ مگر ہمّت نہیں ہارنی چاہئے۔ نامُساعِد (یعنی نامُوافق) حالات کے باوُجُود جو خوش نصیب **اسلامی بہن** اسلامی **پردہ** نبھانے میں کامیاب ہو جائے اور جب دُنیا سے رُخصت ہو تو اِنْ شَآءَ اللہ کرم ہی کرم ہوگا۔

سُسرال میں کس طرح پردہ کرے؟

سُوال: سُسرال میں دیوَر اور جیٹھ وغیرہ سے کس طرح پردہ کیا جائے؟ سارا دن پردے میں رہنا بہت دُشوار، گھر کے کام کاج کرتے وَقت کیسے اپنے چہرے کو چُھپائے؟

جواب: گھر میں رہتے ہوئے بھی بِالخُصوص دیوَر اور جیٹھ وغیرہ کے مُعاملے میں مُحتاط رہنا ہوگا۔

''بُخاری شریف'' میں حضرت سیّدُنا عُقْبَہ بِن عامِر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' ایک شخص نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم دِیْوَر کے مُتَعلِّق کیا حُکْم ہے؟ فرمایا: ''دیوَر موت ہے۔'' (بخاری ج۳ ص۴۷۲ حدیث ۵۲۳۲) دیوَر کا اپنی بھابھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فِتنے کا اندیشہ زِیادہ ہے۔ مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ وقارِ ملّت مولانا وقارُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''ان رشتے داروں سے جو نامَحْرم ہیں، چِہرہ، ہتھیلی، گٹّے (گٹ۔ٹے یعنی ہتھیلی اور قدم کے جوڑ)، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ سَتْر (پردہ) کرنا ضَروری ہے، زینت بناؤ سِنگھار (یعنی ٹیپ ٹاپ) بھی ان کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔'' (وقار الفتاوٰی ج۳ ص۱۵۱)

غیر عورت کا حُسن وجمال دیکھنے کا عذاب

مَنْقول (یعنی بیان کیا گیا) ہے: ''جو شخص شَہوَت (یعنی خواہِش) سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اُس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔'' (ھِدایہ ج٤ ص ٣٦٨) یقیناً بھابھی بھی اَجْنَبِیَّہ ہی ہے۔ جو دیْوَر، جیٹھ (یعنی شوہر کا بڑا بھائی) اور بھابھی ایک دوسرے کو ''لذّت'' کے ساتھ دیکھتے رہے ہوں، بے تکلُّف بنے رہے ہوں، مذاق مسخری کرتے رہے ہوں، وہ اللہ پاک کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے پیشتر سچّی توبہ کر لیں۔ بھابھی اگر دیوَر کو چھوٹا بھائی اور جیٹھ کو بڑا بھائی کہدے اِس سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی جائز نہیں ہوجاتی بلکہ یہ اندازِ گُفتگو بھی فاصلے دُور کر کے (دونوں کو) قریب لاتا ہے اور

دیْوَر اور بھابھی بدنگاہی، بے تکلُّفی، آپَس میں ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کے دلدل (یعنی کیچڑ) میں مزید دھنستے چلے جاتے ہیں، حالانکہ جیٹھ، دیوَر اور بھابھی کا بِلاضَرورت آپَس میں مُحتاط گُفتگو کرنا بھی مسلسل خطرے کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے!

ع: **اللہ** کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

دیْوَر، جیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبردار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: ''**اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ**'' یعنی ''آنکھیں زِنا کرتی ہیں۔'' (مُسنَد اِمام احمد ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) بَہَر حال اگر ایک گھر میں رَہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامَحْرم رشتے داروں سے پردہ دشوار ہو تو چِہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُسْت نہ ہوں کہ بدن کے اَعْضا، جسم کی ہَیْئَت (یعنی صورت اور گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہِر ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُوال: بدنِگاہی کا عذاب بیان کر دیجئے۔

جواب: ''مُکاشَفَةُ الْقُلُوب'' میں مَنقول (یعنی بیان کیا گیا) ہے: ''جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا، قِیامت کے دن اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔''
(مُکاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرتِ علّامہ عبدُالرّحمٰن بن جوزی رَحْمَةُ اللهِ عليه نَقْل (یعنی کسی اور کا کہا ہوا بیان)

کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔ (بحرُ الدُّموع ص ۱۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کیا مُنہ بولے بھائی بہن کا پردہ ہے؟

سُوال: کیا مُنہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ سے بھی عورت کا پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں! ان سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا، ان سے تو نکاح بھی دُرُست ہے۔ ہمارے معاشرے میں مُنہ بولے رِشتوں کا رَواج عام ہے کوئی مرد کسی کو ''ماں'' بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو ''بھائی'' بنا بیٹھی ہے تو کسی عورت نے کسی کو ''بیٹا'' بنالیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا مُنہ بولا چچا ہے تو کوئی مُنہ بولا باپ اور پھر بے پردگیوں، آپس میں مذاق مَسخریوں وغیرہ گُناہوں کا وہ سیلاب ہے کہ **اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ**۔ صِنْفِ مُخالِف (یعنی مرد کا عورت سے اور عورت کا مرد) کے ساتھ مُنہ بولا رِشتہ قائم کرنے والوں اور والیوں کو **اللہ** پاک سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ اور مرد و عورت میں اس طرح کے مُنہ بولے رِشتے قائم ہی نہیں کرنے چاہئیں، یقیناً شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ **فرمانِ مصطفٰی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''دنیا اور عورَتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورَتوں کی وجہ سے اُٹھا۔'' (مُسلِم ص ۱۱۲٤ حدیث ٦٩٤٨)

لے پالک بچّے کا حُکم

سُوال: کسی کا بچّہ گود لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: لے تو سکتے ہیں، مگر وہ نامَحرم ہو تو جب سے عورتوں کے ''مُعامَلات'' سمجھنے لگے، اُس سے پردہ کیا جائے۔ اور لے پالک بچّی نامَحرم مَرد سے پردہ کرے گی۔ فُقَہائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم فرماتے ہیں: مُشتَہاۃ (یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکی) کی کم اَز کم عمر (ہجری سن کے مطابق) نو سال اور مُراہِق (یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکے) کی (ہجری سن کے حساب سے) بارہ سال ہے۔

(رَدُّ المُحتار ج ٤ ص ١١٨)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نو برس سے کم کی لڑکی کو پردے کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو سب غیر مَحارِم سے پردہ واجِب، اور نو سے پندرہ تک اگر آثارِ بُلُوغ ظاہر ہوں تو (بھی پردہ) واجِب، اور نہ ظاہر ہوں تو مُستَحَب خُصُوصاً بارہ برس کے بعد بَہُت مُؤکّد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ یہ زمانہ قُربِ بُلُوغ وکمالِ اِشتِہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عُمر کی لڑکی کے بالِغہ ہو جانے اور شَہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دَور ہے) (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

لے پالک سے پردہ جائز ہونے کی صورت

سُوال: بچپن سے پلے ہوئے بچّوں کے سمجھدار ہونے پر ''پردہ'' نافِذ کرنا انتہائی دشوار معلوم ہوتا ہے۔ کوئی ایسی صورت ہو تو بتا دیجئے کہ بچّہ گود لیں تو جوان ہو جانے پر پردہ واجِب نہ ہو۔

جواب: اِس کی صورت یہ ہے کہ جو بچّہ یا بچّی گود لی ہے اُس سے دُودھ کا رشتہ قائم کرلے۔

لیکن دودھ کا رِشتہ قائم کرنے میں یہ بات مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے کہ اگر بچّی گود لینا ہو تو شوہر سے رَضاعت کا رشتہ قائم کیا جائے مَثَلاً شوہر کی بہن یا بھانجی یا بھتیجی اس بچّی کو اپنا دودھ پلا دے اور اگر بچّہ گود لینا ہو تو بیوی اس سے اپنا رَضاعت کا رشتہ قائم کرے مثلاً بیوی خود یا بیوی کی بہن یا بیٹی یا بھانجی یا بھتیجی اس بچّے کو اپنا دودھ پلا دے۔ اس طرح دونوں صورت میں بیوی اور شوہر دونوں کے لئے پردے کے مَسائل حَل ہو جائیں گے۔ یہ یاد رہے جب بھی دودھ کا رشتہ قائم کرنا ہو تو بچّے کو (ہجری سن کے حساب سے) دو سال کی عُمْر تک دودھ پلایا جائے۔ اس کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں بلکہ ماں کے لئے اپنی سگی اولاد کو بھی دو سال کی عُمر کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں لیکن ڈھائی سال کی عُمر کے اندر اگر بچّہ کسی عورت کا دودھ پی لے تو دودھ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیر اور مُریدنی کا پردہ

سُوال: کیا مُریدنی اور پیر کا بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں، نامَحْرم پیر اور عورت کا بھی آپس میں پردہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”پردے کے باب میں پیر و غیر پیر ہر اجنبی کا حُکْم یکساں (یعنی ایک جیسا) ہے۔“ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

ضرورتاً غیر مرد سے گفتگو کا انداز کیسا ہو؟

سُوال: عورت ضرورتاً مرد سے کس انداز سے گُفتگو کرے؟

جواب: پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 32 میں ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو بات کرنے میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا مریض آدمی کچھ لالچ کرے اور تم اچھی بات کہو۔

اس مُبارک آیت کے تحت "تفسیرِ صراطُ الْجنان" میں ہے: ﴿اِنِ اتَّقَيْتُنَّ: اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو﴾ آیت کے اس حصّے میں اَزْواجِ مُطَہّرات رضی اللہ عَنْہُنَّ (یعنی حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاک بیویوں) کو "ایک اَدَب" کی تعلیم دی گئی ہے کہ اگر تم اللہ پاک کے حُکم کی اور رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا کی مُخالَفت کرنے سے ڈرتی ہو تو جب کسی ضَرورت کی بِنا پر غیر مرد سے پسِ پردہ (یعنی پردے کے پیچھے) گُفتگو کرنی پڑ جائے تو اس وَقْت ایسا انداز اختیار کرو جس سے لہجے میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں نَرْمی نہ ہو بلکہ اِنْتہائی سادگی سے بات کی جائے اور اگر دین واسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور وَعْظ ونصیحت کی بات کرنے کی ضَرورت پیش آئے تو بھی نرم اور نازُک لہجے میں نہ ہو۔

(تفسیر ابو سعود ج ٤ ص ٣١٩-٣٢٠، مدارک ص ٩٤٠، جمل ج ٦ ص ١٧٠ ملتقطاً)

کوئی بھی عورت غیر مرد سے نَرم لہجے میں بات نہ کرے

علّامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عَنْھُنَّ اُمّت کی مائیں ہیں اور کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں بُری اور شَہوانی سوچ رکھنے کا تصوّر تک نہیں کر سکتا، اس کے باوُجود اَزْواجِ مطہّرات رضی اللہ عَنْھُنَّ کو بات کرتے وَقْت نَرم لہجہ اپنانے سے مَنْع کیا گیا تاکہ جو لوگ مُنافِق ہیں وہ کوئی لالچ نہ کرسکیں کیونکہ ان کے دل میں اللہ پاک کا خوف نہیں ہوتا جس کی بِنا پر ان کی طرف سے کسی بُرے لالچ کا اندیشہ (یعنی ڈر) تھا! اس لئے نَرم لہجہ اپنانے سے مَنْع کرکے یہ ذریعہ ہی بند کردیا گیا۔ (تفسیر صاوی ج ۵ ص ۱۶۳۷) اس سے واضح ہوا کہ جب اَزْواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عَنْھُنَّ کیلئے یہ حُکْم ہے تو بقیّہ (یعنی باقی عورتوں) کیلئے یہ حُکْم کس قَدَر زیادہ ہوگا کہ دوسروں کیلئے تو فتنوں کے مَواقع اور زیادہ ہیں۔

عِفّت و پارسائی کی حفاظت کرنے والی خواتین کی شان کے لائق کام

اس آیَت سے معلوم ہوا کہ اپنی عِفّت اور پارسائی کی حفاظت کرنے والی خواتین کی شان کے لائق یہی ہے کہ جب انہیں کسی ضَرورت، مجبوری اور حاجَت کی وجہ سے کسی غیر مرد کے ساتھ بات کرنی پڑ جائے تو ان کے لہجے میں نَزاکت نہ ہو اور آواز میں بھی نرمی اور لچک نہ ہو بلکہ ان کے لہجے میں اَجْنَبِیّت (یعنی اَنْجان پَن) ہو اور آواز میں بیگانگی (یعنی غیریّت۔ بےتعلّقی) ظاہِر ہو، تاکہ سامنے والا کوئی بُرا لالچ نہ کرسکے اور اس کے دل میں شَہوت (بُری خواہش) پیدا نہ ہو اور جب سیِّدُ الْمُرْسَلین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے زیرِ سایہ زندگی گزارنے والی اُمّت کی ماؤں

اور عِفّت و عِصمَت کی سب سے زیادہ مُحافِظ مُقدّس خواتین کو یہ حُکم ہے کہ وہ نازک لہجے اور نرم انداز سے بات نہ کریں تاکہ شَہوت پرستوں کو لالچ کا کوئی موقع نہ ملے تو دیگر عورتوں کے لئے جو حکم ہوگا اس کا اندازہ ہر عَقل مند انسان آسانی کے ساتھ لگا سکتا ہے۔

پاکیزہ مُعاشرے کے قیام میں دینِ اسلام کا کردار

دینِ اسلام کو یہ اِعْزاز حاصِل ہے کہ اس نے پاکیزہ مُعاشرے کے قِیام کے لئے نیز جو چیزیں اِس راہ میں بڑی رُکاوٹ ہیں، انہیں خَتْم کرنے کے لئے انتہائی اَحْسَن اور مُؤثِّر اِقْدامات کیے ہیں۔ فَحّاشی، عُریانی اور بے حَیائی پاکیزہ مُعاشرے کے لئے زہرِ قاتِل کی حیثیّت رکھتے ہیں، دینِ اسلام نے جہاں ان چیزوں کو خَتْم کرنے پر زور دیا وہیں ان ذرائع اور اَسباب کو ختم کرنے کی طرف بھی توجّہ کی جن سے فَحّاشی، عُریانی اور بے حُیائی پھیل سکتی ہے، جیسے عورتوں کا نرم و نازک لہجے میں بات کرنا مَردوں کے دل میں شَہوَت (یعنی گندی خواہش) کا بیج بونے میں انتہائی کارگر ہے اور فَحّاشی و بے حَیائی کی طرف مائل کرنے والی عورتیں ابتِدا میں اسی چیز کا سہارا لیتی ہیں، اس لئے اسلام نے اس ذریعے کو ہی بند کرنے کا فرما دیا تاکہ مُعاشرہ پاکیزہ رہے اور اس کی بُنیادیں مَضبوط ہوں۔ افسوس! ہمارے مُعاشرے میں آزادی، روشن خیالی اور مَعاشی ترقّی کے نام پر عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ باتیں کرنے کے نِت نئے مَواقع فراہم کئے جا رہے ہیں اور عورتوں کو نازک لہجے اور نَرم انداز سے بات کرنے کی باقاعِدہ تربیّت دے کر تعلیم، طِب، سَفر، تجارت، میڈیا اور ٹیلی کام وغیرہ کے مختلف شعبوں میں تعینات

کیا جاتا ہے حتّٰی کہ دُنیوی شُعبہ جات میں عوامی رہنمائی اور خدمت کا شاید ہی کوئی ایسا شُعبہ ہو جہاں تربیَت یافتہ عورت موجود نہ ہو اور اس کا نتیجہ سب کے سامنے ہے اور ایسی عورتیں اچھی طرح جانتی ہیں کہ انہیں دوسری عورتوں کے مُقابلے میں شَہوت پَرست (یعنی گندی خواہش رکھنے والے) مَردوں سے کتنا واسِطہ پڑتا ہے۔

اللہ کریم لوگوں کو عَقْلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے اور دینِ اسلام کی فِطْرت سے ہم آہنگ تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، امین۔

(صراط الجنان ج ۸ ص ۱۶ تا ۱۸)

یااللہ پاک! حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنھا کی چادرِ حَیا کا صَدْقہ! تمام مسلمان عورتوں کو اسلامی پردہ کرنے کی سَعادت نصیب فرما۔ امین۔

تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 397 صَفْحات کی کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' ضَرور پڑھیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد
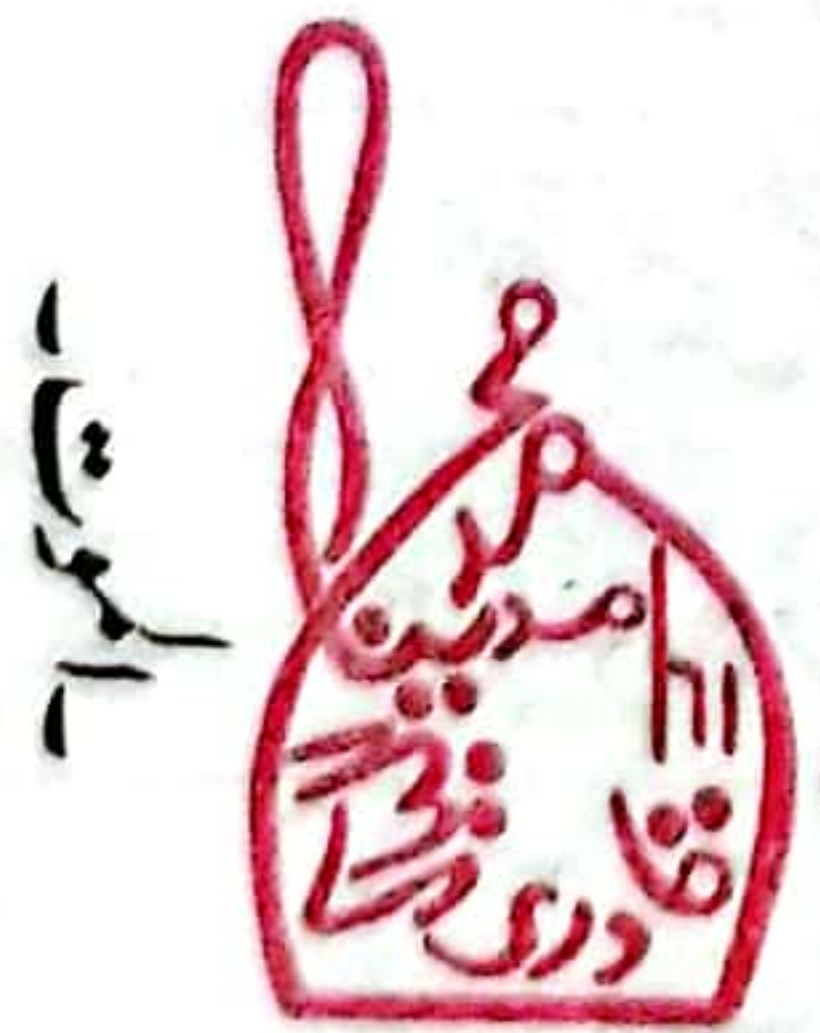
غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۶ شعبان شریف ۱۴۴۴ھ

09-03-2023

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی!

فہرس

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ مجید		مرآت	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر ثعلبی	داراحیاء التراث العربی بیروت	فضائل الصحابہ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
تفسیر درّ منثور	دارالفکر بیروت	شرف المصطفٰی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر ابوسعود	دارالفکر بیروت	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
تفسیر مدارک	دارالمعرفۃ بیروت	تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ تہران
تفسیر جمل	کراچی	اخبارالاخیار	فاروق اکیڈمی گمبٹ خیرپور
تفسیر صاوی	دارالفکر بیروت	محاسبۃ النفس	المکتبۃ العصریۃ بیروت
تفسیر روح البیان	داراحیاء التراث العربی بیروت	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر نورالعرفان	پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیا لاہور	بحرالدموع	مکتبۃ دارالفجر دمشق
تفسیر صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ کراچی	قرۃ العیون مع روض الفائق	داراحیاء التراث العربی بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	کشف الخفاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مسلم	دارالکتاب العربی بیروت	ہدایہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت	ردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
مسند امام احمد بن حنبل	دارالفکر بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	وقارالفتاوٰی	بزمِ وقارالدین کراچی
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
شرح صحیح مسلم	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی
مرقات	دارالفکر بیروت	ذوقِ نعت	مکتبۃ المدینہ کراچی

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

عورت کی چادر بھی مت دیکھو

دوسری صدی کے تابِعی بُزُرگ حضرت علا بن زِیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ (وفات: 194 ہجری) فرماتے ہیں: عورت کی چادر پر بھی نظر مت ڈالو، کیوں کہ نظر دِل میں شَہوت (مخصوص خواہش) پیدا کرتی ہے۔

(الزھد لاحمد بن حنبل، قول نمبر 1428)

978-969-722-479-1
01082402

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net